

سوال

موہنجھیں 237

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ موہنجھیں موندتے ہیں کیا یہ اللہ کے مخلوق میں تبدیلی ہے؟ (فتاویٰ الدینہ: 18)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلوة والسلام علی رسول اللہ۔ آما بعد!

یہ اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کے مترادف نہیں ہے۔ اگرچہ میری رائے کے مطابق یہ منکر کام ہے جو لوگ موہنجھیں منڈواتے ہیں وہ دراصل "أَخَذُوا الشُّرَابَ" کی تاویل کرتے ہیں۔

دو فہرشی اللہ تعالیٰ کی مطابقت کرتے ہیں۔ اپنی سمجھ کے مطابق اثناء اور جزان سب کا ایک ہی معنی ہے۔ ان سے مراد یہ ہے کہ موہنجھوں کا وہ حصہ جو ہونٹوں سے آگے بڑھے نہ کہ جز سے ساری موہنجھیں کا ٹٹا۔ "منہ" ماذ سے مشتق ہے۔ اس کا مطلب ہی یہی ہے کہ موہنجھوں کی ابتداء۔

نہ کی تائید میں ایک اور حدیث بھی ہے کہ جسے زید بن ارقم نے روایت کیا ہے۔ مسند احمد اور سنن میں موجود ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من لم يأخذ شارباً"

نہیں فرمایا بلکہ ٹٹا ہی بیان فرمایا اور من تبعض کے معنی کے لیے آتی ہے۔ اس حدیث کے معنی کی وضاحت کے لیے ایک اور حدیث پیش خدمت ہے: "مسند احمد" وغیرہ میں ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کی موہنجھیں بڑھی جو نہیں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبضی

حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

لباس اور سنن الفطرہ کا بیان: 237

محدث فتویٰ